رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل قادیان

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] سہ ماہی [illegible] ماہانہ [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

جلد ۲۴ | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ اگست - آج صبح کی گاڑی سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ دھرم سالہ تشریف لے گئے ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیروعافیت ہے ؛

کئی روز کی سخت گرمی کے بعد آج کسی قدر بارش ہوئی ہے مطلع ابھی ابر آلود ہے ؛

آج جنم اشٹمی کی تقریب پر مقامی آریہ سماج نے ایک معمولی سا جلوس نکالا - جس میں ایک بدزبان کنج بہاری نے جماعت احمدیہ کے خلاف دل آزار اشعار پڑھے سنا گیا ہے - کہ پولیس کے ایک ہیڈ کنسٹیبل نے جو جلوس کے ساتھ تھا - ان اشعار کی داد دی ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سالکین کو مرتبہ لقا کس صورت میں حاصل ہوتا ہے

"جس وقت انسان کے عرفان اور یقین اور توکل اور محبت میں ایسا مرتبہ عالیہ پیدا ہو جائے - کہ اس کے خلوص اور ایمان اور وفا کا اجر اس کی نظر میں وہمی اور خیالی اور ظنی نہ رہے - بلکہ ایسا یقینی اور قطعی اور مشہود اور مرئی اور محسوس ہو - کہ گویا وہ اس کو مل چکا ہے - اور خدا تعالےٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جائے - کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے - اور ہر یک آئندہ کا خوف اس کی نظر سے اٹھ جائے - اور ہر یک گزشتہ اور موجودہ غم کا نام ونشان نہ رہے - اور ہر یک روحانی تنعم موجود الوقت نظر آئے - تو یہی حالت جو ہر یک قبض اور کدورت سے پاک اور ہر یک دغدغہ اور شک سے محفوظ اور ہر یک دردِ انتظار سے منزہ ہے لقاء کے نام سے موسوم ہے اور اس مرتبہ لقا پر محسن کا لفظ جو آیت میں موجود ہے نہایت صراحت سے دلالت کر رہا ہے - کیونکہ احسان حسب تشریح نبی صلے اللہ علیہ وسلم اُسی حالت کاملہ کا نام ہے - کہ جب انسان اپنی پرستش کی حالت میں خدا تعالےٰ سے ایسا تعلق پیدا کرے - کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے - اور یہ لقا کا مرتبہ سالک کے لئے کامل طور پر تحقق ہوتا ہے - کہ جب ربانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام وکمال اپنے رنگ کے نیچے متواری اور پوشیدہ کر دیوے - جس طرح آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے ایسا چھپا لیتی ہے - کہ بنظر ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا - یہ وہی مقام ہے جس پر پہنچکر بعض سالکین نے لغزشیں کھائی ہیں - اور شہودی پیوند کو وجودی پیوند کے رنگ میں سمجھ لیا ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۷ اگست سے ۱۰ اگست ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	احمد بخش صاحب	ضلع ملتان	۱۳	گلاب دین صاحب	سیالکوٹ
۲	شہزادہ سلطان احمد صاحب	لاہور	۱۴	محمد رمضان صاحب	ضلع "
۳	غلام حیدر صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۵	نذیر محمد صاحب	" لائلپور
۴	غفور الٰہی صاحب	ضلع شاہپور	۱۶	محمد لطیف صدیق	" دھلی
۵	احسان اللہ صاحب	" ٹھیر	۱۷	محمد سعید اللہ خانصاحب	" مظفر گڑھ
۶	ایک صاحب	" گوجرانوالہ	۱۸	Mohd Minnat Ali Dacca	
۷	محمد شریف صاحب	" فیروزپور	۱۹	غلام احسن صاحب	کشمیر
۸	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ	سرگودھا	۲۰	نظام الدین صاحب	ریاست جیند
۹	خیر الدین صاحب	مالیر کوٹلہ	۲۱	محمد ابراہیم صاحب	"
۱۰	فضل حسین صاحب	گجرات	۲۲	مسماۃ مجیدن صاحبہ	" پٹیالہ
۱۱	مسماۃ بیگم بی بی صاحبہ	گورداسپور	۲۳	مسماۃ کمتی صاحبہ	" "
۱۲	کریم الدین صاحب	سیالکوٹ	۲۴	محمدی بیگم صاحبہ	" "

ایک نفع مند تجارت کا غیر معمولی موقعہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے علاقہ سندھ میں احمد آباد سنڈیکیٹ کے اہتمام میں بہت سی زرعی زمین خریدی ہوئی ہے۔ جس میں سے علاوہ حصہ انجمن اندازاً ۱½ ہزار من کپاس ان مزارعین کی ہوگی۔ جو نصف بٹائی پر وہاں کام کرتے ہیں۔ ارادہ ہے۔ کہ مزارعین والی کپاس مناسب شرح پر خرید کر اور انجمن کی کپاس کے ساتھ ملا کر اکٹھی دلائی کرائی جائے۔ اور اگر خدا چاہے۔ تو بعد دلائی کل کپاس یکجا فروخت کر دی جائے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کیا جاسکے۔ اس غرض کے لئے پچاس ہزار روپیہ تک درکار ہوگا۔ گذشتہ تجربہ اور آئندہ کی امید کی بناء پر توقع کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ دس روپیہ فی صدی شرح کے مطابق نفع حاصل ہوگا۔ اس لئے احمدی احباب کو یہ **زریں موقعہ دیا جاتا ہے۔** کہ ایسے دوست جن کا روپیہ فروری یا مارچ ۳۷ء کے آخر تک فارغ پڑا رہے گا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا لیں۔ یعنی مزارعین کی کپاس خریدنے میں صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اور اندازاً چھ ماہ روپیہ لگا کر مندرجہ بالا نفع جو سالانہ حساب کے مطابق تقریباً ۲۰ فیصدی پڑے گا۔ حاصل کرلیں۔ خواہش مند اور صاحب مقدور احباب روپیہ بذریعہ بیمہ براہ راست ایجنٹ امپیریل بنک آف انڈیا میرپور خاص۔ سندھ کو بھیجدیں۔ اور بیمہ کے اندر خط ڈال کر ایجنٹ موصوف کو ہدایت کردیں۔ کہ یہ روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حساب میں جمع کرلیا جائے۔ روپیہ بھجواتے ہوئے مجھے بھی اطلاع دی جائے۔ تاکہ کھاتہ متعلقہ میں اسم وار رقوم درج کرلی جائیں۔ سابقہ اعلان چونکہ زیادہ واضح نہیں تھا۔ لہٰذا یہ جدید اعلان بغرض اطلاع عام کیا جاتا ہے۔

(المعلن:۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان)

اخبار احمدیہ

ضلع ملتان کا تبلیغی دورہ

مولوی غلام احمد صاحب ملتانی مولوی فاضل کے ضلع ملتان کے تبلیغی دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ احباب ان سے پورا پورا تعاون کریں۔

از ۱۶ اگست لغایت ۲۵ اگست ۱۹۳۶ء

خانیوال۔ محمود آباد۔ کبیر والہ ومضافات باگڑ سرگانہ۔ سرائے سدھو۔ عبد الحکیم۔ مخدوم پور۔ کنال پور۔ بستی وریام ملانہ وغیرہ:۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

قبول اسلام

راجہ مندری ۲۷ جولائی تین مقامی ہریجن اور ایک عیسائی جامع مسجد میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے اسلامی نام علی الترتیب شیخ عبد الرشید۔ شیخ عبد الرحمن۔ شیخ عبد القادر اور شیخ عبد اللہ رکھے گئے۔ ڈاکٹر ایس۔ اے۔ رحمن سیکرٹری لوکل مسلم باڈی۔ راجہ مندری:۔

تلاش گمشدہ

۱۔ خاکسار کا لڑکا عبد الکریم عمر قریباً اکیس سال درمیانہ قد۔ گندمی رنگ عرصہ تین ماہ سے دہلی یا اس کے قرب وجوار میں کہیں مفقود الخبر ہے۔ جس جماعت یا دوست کو اس کا علم ہو یا انہیں کہیں ملے۔ وہ از راہ مہربانی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ نہایت ممنون ہونگا۔ خاکسار (منشی) عبد الخالق مہتمم مہمانخانہ۔ قادیان

(۲) میرا بھانجہ مسمی راجہ خان ولد خان عمر قریباً ۱۷ برس رنگ گورا دراز قد چند دن سے لاپتہ ہے۔ وہ ۴ اگست شملہ سے روانہ ہوا تھا۔ اس کے بعد لاپتہ ہے جو صاحب اسکے متعلق اطلاع دینگے یا مجھ تک پہونچائینگے انہیں علاوہ کرایہ ریل وسفر خرچ مبلغ یکصد روپیہ بطور انعام دونگا۔ خاکسار راجہ اللہ دتا خان معرفت خواجہ نظام الدین ہیڈ بکر آر۔ آئی۔ اے ایس۔ سی بیکری چھاؤنی انبالہ (۳) میرا ہمشیرہ زادہ مسمی عدالت علی ولد عبد الرزاق چک ۵۶۵ ء عدم پتہ ہے اس کی والدہ سخت غمگین ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو۔ تو اطلاع دیں۔ خاکسار محمد الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور

تبدیلی نام کے متعلق اعلان

اس عاجز کا پہلا نام محمد مالک تھا۔ چونکہ یہ نام کچھ اچھا نہیں تھا۔ اس لئے میں نے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں کوئی نیا نام تجویز کرنے کے لئے لکھا۔ تو حضور نے میرا نام سعید احمد تجویز فرمایا۔ اس لئے عاجز کا نام محمد مالک کی بجائے سعید احمد ہوگا۔ خاکسار سعید احمد ارگکھڑ ضلع گوجرانوالہ

ولادت

۱۔ مولوی محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مسلم مدارس حلقہ الہ آباد کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبد المالک نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود کے نیک خادم دین بننے اور عمر دراز ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار اللہ بخش الہ آباد

۲۔ مولوی سید محمد ہاشم صاحب بخاری مولوی فاضل مدرس ہائی سکول ڈومیلی کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد مہدی نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد المجید:۔

دعائے مغفرت

۱۔ مورخہ ۸ اگست چوہدری غلام رسول صاحب رئیس گھٹیالیاں اس دار فانی کو چھوڑ کر اپنے حقیقی مالک سے جاملے آپ حضرت مسیح موعود کے صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار نذیر احمد بی۔ اے گھٹیالیاں

(۲) میری بیوی ۴، ۵ اگست کی درمیانی شب فوت ہوگئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں:۔ خاکسار گلاب دین از کلانور

(۳) میری اہلیہ ام کلثوم صاحبہ بنت قاضی حبیب اللہ صاحب ۲ اگست کو فوت ہوگئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

اسلام پر بھائی پرمانند کا غلط اتہام

اسلام ظلم اور تشدد کو مٹا کر عدل اور محبت قائم کرتا ہے

بھائی پرمانند جی بزعم خود سیاست کا تو اپنے آپ کو شاہ سوار سمجھتے ہی ہیں۔ اور آئے دن مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے دلوں میں زہر بھرتے رہتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی مذہبی امور میں بھی دست اندازی شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے بھی ان کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ اس پہلو سے مسلمانوں کے خلاف منافرت پھیلائیں:۔

حال میں انہوں نے اپنے اخبار "ہند" میں یہ انکشاف کرتے ہوئے کہ "دُنیا میں کوئی فعل نہ اچھا ہے۔ نہ بُرا" خواہ مخواہ اسلام کا ذکر ایسے الفاظ میں کیا ہے جس سے ایک طرف تو اسلام کے متعلق ان کی انتہائی ناواقفیت کا ثبوت ملتا ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کے خلاف ان کے جذبۂ عناد کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مذہبی دُنیا میں بھی اخلاقی معیار کا بڑا بھاری فرق پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح نے پرچار کیا۔ کہ اگر کوئی شخص تمہارے ایک گال پر تھپیڑ لگائے۔ تو دوسری گال بھی اس کے سامنے کر دو۔ اور کہو۔ کہ اس پر بھی تھپیڑ لگا دے۔ یہ اخلاقی اصول بُرائی کا مقابلہ نہ کرنا سکھاتا ہے۔ حضرت مسیح کی تعلیم کے مقابلہ پر اسلام کی تعلیم ہے جو یہ سکھاتی ہے۔ کہ کافروں پر جتنا ظلم ہو سکے۔ ان کو کرنے کا اختیار ہے اور اگر کوئی ایک شخص ایک دفعہ مسلمان ہو کر پھر اسے چھوڑ دیتا ہے۔ تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ اور اسے قتل کر دینا مناسب ہے

اس اختلاف کی وجہ یہی دکھائی دیتی ہے کہ حضرت مسیح یہودیوں میں پیدا ہوئے یہودی اس وقت ایک غلام قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ جو شخص غلام قوم میں پیدا ہو کر مذہبی تعلیم دینا شروع کرے گا۔ وُہ قدرتی طور پر یہی سکھلائے گا۔ کہ دُشمن کے ساتھ محبت کرو۔ اور بُرائی کو انکساری سے جیتو۔ نہ کہ طاقت سے۔ جب حضرت محمدؐ نے عرب کے لوگوں میں اپنا پرچار کیا۔ تو عرب میں اس وقت جنگجویانہ سپرٹ موجود تھی۔ اس لئے انہوں نے سکھایا۔ کہ تم اپنے اندر برادرانہ محبت پیدا کرو۔ لیکن جو شخص تمہارے ساتھ نہیں ہے وُہ تمہارا دُشمن ہے۔ اور ان کو کسی طرح سختی یا تشدد سے گرا لو۔ یا اپنے ساتھ شامل کرو"۔

ان سطور میں نہ صرف اسلام کی طرف بالکل غلط بات منسوب کی گئی ہے۔ بلکہ جو نتیجہ نکالا گیا ہے۔ وُہ بھی سراسر غلط ہے اسلام نے اپنے پیرؤوں کو قطعاً یہ نہیں سکھایا۔ کہ "کافروں پر جتنا ظلم ہو سکے۔ ان کو کرنے کا اختیار ہے"۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں یہ تعلیم دی ہے۔ کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ مذہب کے اختلاف کی وجہ سے کسی پر قطعاً کسی قسم کا جبر اور سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ اسلام یہ سکھاتا ہے۔ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ یعنی اے مسلمانو! اگر کسی قوم کو تم سے دُشمنی اور عداوت ہو۔ تو بھی تمہیں اجازت نہیں کہ اس پر ظلم کرو۔ بلکہ ایسی حالت میں بھی تمہارا یہی فرض ہے۔ کہ عدل کرو۔ اور انصاف سے کام لو۔ کیونکہ تقوےٰ کا یہی تقاضا ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اگر تم کسی پر ظلم کرو گے۔ خواہ اس کی وجہ یہی کیوں نہ ہو۔ کہ اس قوم کو تم سے دُشمنی ہو۔ تو بھی خدا تعالےٰ گرفت کرے گا:۔

جو مذہب اس قدر عدل و انصاف پر زور دیتا ہے۔ جو کسی حالت میں بھی ظلم و ستم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور جو اپنے پیرؤوں کو یہ حکم دیتا ہے۔ کہ دشمن کے ساتھ بھی انصاف کرو۔ ورنہ سزا پاؤ گے اس کے متعلق یہ کہنا۔ کہ وُہ اپنے ماننے والوں کو یہ سکھاتا ہے۔ کہ "کافروں پر جتنا ظلم ہو سکے۔ ان کو کرنے کا اختیار ہے"۔ حد درجہ کا ظلم اور ناانصافی نہیں۔ تو اور کیا ہے:۔

اسی طرح یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کہ اسلام میں مرتد کو قتل کر دینا مناسب ہے۔ اسلام مرتد کے متعلق جو کچھ کہتا ہے۔ وُہ یہ ہے کہ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی جو مرتد ہوا۔ اور اسی حالت میں مر گیا کہ کافر تھا۔ تو اس کے اعمال دُنیا اور آخرت کے ضائع ہو گئے۔ اگر اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہوتی۔ تو یوں کہا جاتا۔ کہ جب کوئی مرتد ہوا۔ اور اسی حالت میں قتل کر دیا گیا۔ تو اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔ لیکن مرتد کو قتل کرنے کا نہیں۔ بلکہ اس کے طبعی موت مرنے کا ذکر ہے:۔

معلوم ہوتا ہے۔ بھائی پرمانند نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ عیسائیت کے اصل "برائی کا مقابلہ نہ کرنا" کے مقابلہ میں اسلام نے ظلم اور تشدد کی تعلیم دی ہے۔ اسلام کے خلاف غلط بیانی شروع کر دی۔ حالانکہ اسلام نے بُرائی کا مقابلہ نہ کرنے کے اخلاقی اصل سے بھی اعلےٰ اصل پیش کیا ہے۔ اور یہی اسلام کے کامل ہونے کا ثبوت ہے۔ وُہ اصل یہ ہے کہ بُرائی کا نیکی کے ساتھ مقابلہ کرو۔ گویا بُرائی کو نیکی کے ذریعہ دُور کرو۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ یعنی جو بہت ہی عمدہ طریق ہے۔ اس سے بُرائی کو دُور کرو:۔

اس سے جہاں یہ ثابت ہو گیا۔ کہ برائی کو دور کرنے کے متعلق اسلام نے ایسی مکمل تعلیم دی ہے۔ جس کا کسی مذہب کی تعلیم مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اسلام نے عیسائیت کی مایۂ ناز تعلیم سے بھی بڑھ کر نرمی اور محبت کی تعلیم دی ہے:۔

پھر جو یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے نرمی کی تعلیم اس لئے دی۔ کہ وہ غلام قوم میں پیدا ہوئے اور اسلام نے ظلم کی تعلیم اس لئے دی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت پیدا ہوئے جبکہ عرب میں جنگجویانہ سپرٹ تھی۔ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ کے نبی دنیا میں مبعوث ہو کر دنیا کے پیچھے نہیں چلا کرتے۔ بلکہ دنیا کو اپنے پیچھے چلاتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اس لئے نرمی کی تعلیم نہ دی۔ کہ وُہ خود اور ان کی قوم بےکس تھی۔ بلکہ اس لئے دی۔ کہ ان کی قوم سخت پتھر دل اور قسی القلب ہو گئی تھی کیونکہ بائیبل کی اس تعلیم پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہو چکی تھی۔ کہ "تیری آنکھ مروت نہ کرے کہ جان کا بدلہ جان آنکھ کا بدلہ آنکھ دانت کا بدلہ دانت۔ ہاتھ کا بدلہ ہاتھ اور پاؤں کا بدلہ پاؤں ہوگا۔" (استثنا باب ۱۹)

اس وجہ سے ضرورت تھی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنی قوم کے دلوں میں رحم اور محبت کا مادہ خصوصیت سے پیدا کرتے۔ لیکن پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس تعلیم کی اصل روح کو بھلا کر بزدلی کا شکار ہو گئے۔ تو اسلام نے کبھی نہ بدلنے والی اور نہایت مکمل تعلیم یہ پیش کی کہ جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۔ یعنی کسی جُرم کی سزا اس جُرم کے مطابق ہی ہونی چاہیئے لیکن اگر معاف کر دیا جائے تاکہ اصلاح ہو۔ تو اس کا بدلہ خدا خود دیگا۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ گویا اسلام نے دونوں پہلو واضح کر دیئے۔ اگر کسی مجرم کی اصلاح سزا کے ذریعہ ہو سکتی ہو۔ تو اتنی ہی سزا دینی چاہیئے جتنی اس جرم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ لیکن اگر اصلاح

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد سے ایک احمدی مبلغ کی دلچسپ گفتگو!

موجودہ زمانہ کو مصلح ربّانی کی ضرورت

مولانا ابوالکلام آزاد کے خطوط اخبارات میں شائع ہونے پر ہماری جماعت کے ایک مخلص بھائی میاں دوست محمد صاحب تاجر چرم کلکتہ نے مولینا کو ان کے بیس سال پہلے کی تحریروں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خط لکھا کہ مجددین اور امام وقت کے مسائل پر آپ کس قدر زور دیتے رہے۔ اور خلفاء کی آمد اور ان کی اطاعت کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن اب آپ فرماتے ہیں۔ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے" اور کہ "کوئی مسیح نہیں آئیگا نہ حقیقی نہ بروزی"۔ آپ کا یہ موجودہ بیان صرف آپ کی اپنی تحریروں کے ہی خلاف نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ دربارہ آمد مسیح کے بھی بالکل خلاف ہے۔ اس تبدیلی کی کیا وجہ ہے۔ جواب میں مولنا موصوف نے تحریر فرمایا۔ کہ میں مجددوں اور اماموں کے آنے کا منکر نہیں ہوں۔ بے شک ابوداؤد کی حدیث کے ماتحت مجدد آئینگے اور امام و خلفاء بھی ہوتے رہینگے۔ مگر ان کا ماننا ایسا نہیں۔ کہ ان کے انکار سے انسان نجات سے محروم رہ جائے۔ نیز مولانا نے یہ بھی تحریر فرمایا۔ کہ آپ کلکتہ میں رہتے ہیں۔ میرے پاس آکر بالمشافہ سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ مولانا کی تحریر کے مطابق بھائی دوست محمد صاحب مع مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ یکم اگست ۱۹۳۶ء کو مولانا کے پاس گئے۔ مولانا خندہ پیشانی سے ملے۔ اس موقعہ پر مولانا موصوف اور احمدی مبلغ میں جو گفتگو ہوئی۔ وہ بطور مکالمہ پیش کی جاتی ہے۔

مولانا آزاد۔ آپ کیسے آئے۔

احمدی۔ چونکہ آپ نے خط میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ مجددین و خلفاء کی آمد وغیرہ مسائل پر جو کچھ سمجھنا ہو۔ آکر سمجھ لیں۔ اس لیے ہم حاضر ہوئے ہیں۔

مولانا۔ اچھا دریافت کیجئے۔

احمدی۔ آپ نے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ مجددین و خلفاء کا ماننا ضروری نہیں۔ حالانکہ آپ نے اپنی کتاب تذکرہ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ ان کا ماننا ضروری ہے۔ اور دراصل ان کا ماننا خدا اور رسول کا ماننا ہے۔ ان کا انکار خدا اور رسول کا انکار ہے۔

مولانا۔ نہیں میں نے ایسا نہیں لکھا۔

احمدی۔ (کتاب مذکورہ بالا کی عبارت نکال کر دکھلاتے ہوئے) یہ ملاحظہ فرمالیں

مولانا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ لکھا ہے۔ مگر اس سے سیاسی خلیفے اور امام مراد ہیں جن کا کام دین و مذہب کو قائم کرنا نہیں۔ بلکہ سیاسی رنگ میں مسلمانوں کی جماعت کو مضبوط کرنا ہے۔

احمدی۔ کیا ان کا انکار آپ کے نزدیک خدا اور رسول کا انکار ہے۔

مولانا۔ ہاں ان ہی کا انکار خدا اور رسول کا انکار ہے۔

احمدی۔ آپ نے تذکرہ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہر زمانہ میں امام اور خلفاء کا آنا ضروری ہے۔ پھر بتائیں۔ اس زمانہ کا امام اور خلیفہ کون ہے؟

مولانا۔ ہیں مگر نام بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ بحث کی یہاں ضرورت نہیں۔ اگر بحث کرنی ہو۔ تو اس کے لئے یہ جگہ نہیں ہے۔ اور کوئی بات دریافت کرنی ہو۔ تو کریں۔

احمدی۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مسیحؑ کا آنا صحیح ہے مگر وہ قیامت کی علامت ہوں گے۔ قیامت کے قریب آئیں گے۔ کوئی کام ان کا نہیں ہے۔ حالانکہ جن حدیثوں میں آنے کا ذکر ہے۔ ان میں صاف طور پر یہ بھی ہے۔ کہ آنے والا مسیح عیسائیوں کے فتنے کو پاش پاش کرے گا۔ خنزیروں کو قتل کرے گا۔ اور تمام مذاہب پر اسلام کا غلبہ ثابت کرے گا۔ یہاں تک کہ تمام مذاہب مٹ جائیں گے۔ اور صرف ایک اسلام باقی رہے گا۔ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی۔ جس کے اول میں ہوں۔ اور آخر پر مسیحؑ۔ پھر آپ کا یہ تحریر فرمانا کہ مسیح کی آمد صرف قیامت کی علامت قرار دی گئی ہے۔ کیا معنی رکھتا ہے۔

مولنا۔ مگر وہ نبی اور رسول تو نہیں ہوگا۔

احمدی۔ صحیح حدیثوں میں آنے والے مسیحؑ کو صاف طور پر نبی کہا گیا ہے۔ آپ کیسے فرماتے ہیں۔ نبی نہیں ہوگا؟

مولینا۔ دراصل حدیثوں میں زیادہ قابل اعتبار حدیثیں صحیحین کی ہیں۔ ان میں تو صرف اماما منکم کے الفاظ آئے ہیں۔ نبی اور رسول تو نہیں کہا گیا۔ نیز پہلے بزرگانِ دین میں سے کسی نے نہیں کہا۔ کہ مسیح نبی ہوکر آئے گا۔

احمدی۔ صحیحین سے آپ کی مراد بخاری اور مسلم ہوگی۔ اور مسلم میں تو صاف طور پر چار بار تکرار کے ساتھ نبی اللّٰہ۔ یاتی نبی اللّٰہ۔ یھبط نبی اللّٰہ۔ یرغب نبی اللّٰہ کے الفاظ آئے ہیں۔ پھر آپ کیسے فرماتے ہیں۔ کہ آنے والا مسیح نبی نہ ہوگا۔ اور آپ کا یہ فرمانا بھی غلط ہے۔ کہ آئمہ متقدمین میں سے کسی نے حضرت مسیح کی آمدِ ثانی کے متعلق یہ نہیں کہا کہ وہ اسوقت نبی ہونگے، حالانکہ حضرت جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ مسیح آئے گا۔ اور وہ نبی ہوگا۔ نیز جو اس کی نبوت کا انکار کرے گا۔ وہ پکا کافر ہوگا۔ اسی طرح حضرت محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں آنے والے مسیح کو نبی اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ پھر آپ کیسے فرماتے ہیں۔ کہ آئمہ دین میں سے کسی نے آمدِ ثانی پر نبی اللہ نہیں تسلیم کیا۔ یہ تو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ وہ نبی ہوگا۔ لیکن نئی شریعت نہیں لائیگا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر لوگوں کو چلائے گا۔ اور یہی ہمارا بھی عقیدہ ہے۔ اور یہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو تعلیم دی ہے

مولنا۔ مسلم کی حدیث میں یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ وہ جب اُتریگا۔ اس وقت بھی نبی ہوگا

احمدی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے ہیں۔ مسیح نبی اللہ ہوگا۔ اللہ کا نبی آئے گا۔ اللہ کا نبی اتریگا۔ اگر وہ نبی نہیں تھا۔ تو آپ ہرگز یہ نہ فرماتے۔

مولنا۔ اچھا پھر آپ مانیں مجھے اس پر زیادہ گفتگو کی ضرورت نہیں۔ اور نہ میں بحث چاہتا ہوں۔

احمدی۔ آپ اپنی کتاب تذکرہ صفحہ ۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ سید محمد صاحب جونپوری جنہوں نے مہدی ہونے کا دعوٰی کیا تھا۔ لوگوں نے اگرچہ ان کی مخالفت کی۔ مگر دراصل وہ مہدی تھے۔ کیونکہ وہ زمانہ فتن اور حد درجہ گمراہی کا تھا۔ ایسے وقت پر ان کا دعوٰی کرنا بتاتا ہے۔ کہ وہ مہدی تھے۔ کیونکہ خدا کو ایسے نازک وقت میں دجال اور مضل کے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی اور دوسری طرف آپ اسی کتاب تذکرہ میں فرماتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں ہر قسم کی بدیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ نصاریٰ کی ضلالت۔ یہود کی گمراہی۔ مشرکین کی بت پرستی یہ سب برائیاں مسلمانوں کے اندر آچکی ہیں۔ اور جو پتے آئندہ زمانہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کے بگاڑ کے دیئے تھے۔ وہ پُورے ہوچکے۔ اس میں کچھ بھی کمی نہیں رہی اور جبکہ آپ کے نزدیک سید محمد صاحب جونپوری کا درحقیقت مہدی ہونا صحیح ہے۔

کیونکہ وُہ عین گمراہی کے وقت لوگوں کی ہدایت کے لئے آئے - تو سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہدی اور مسیح ہونے کا اس زمانہ میں دعوے کیا جس کا خطرناک طور پر ظلمت اور گمراہی اور شرک و بدعت میں ملوث ہونا آپ خود تسلیم کر چکے ہیں - تو بقول آپ کے ایسے وقت میں خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت پڑی تھی - کہ وُہ کسی مصلح کو بھیجتا - لہٰذا آپ کی تسلیم کردہ دلیل سے کیوں نہ حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کر لیں ؟

مولانا - آپ قبول کرنا چاہتے ہیں - تو کرلیں ؟

احمدی - آپ کو اپنی پیش کردہ دلیل کے ماتحت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو وقت کا مہدی اور امام ماننے میں کیا عذر ہے ؟

مولانا - اس زمانہ میں کئی علماء ہیں - جو اصلاحِ امت کا کام کر رہے ہیں ؟

احمدی - آپ کے تذکرہ کے بیان کے رُو سے علماء اس زمانہ کے بگڑ چکے ہیں -

مولانا - نہیں - بعض علماء اصلاح کرتے ہیں ؟

احمدی - وُہ کون ہیں ؟

مولانا - بعض ہیں - بتانے کی ضرورت نہیں - اگر آپ کو اور کچھ دریافت کرنا ہو - تو کرلیں - بحث کی ضرورت نہیں ؟

احمدی - آپ نے اخباروں کے شائع شدہ خطوں میں مطالبہ کیا ہے کہ کسی آیت قرآنی سے بتاؤ - کہ کہاں لکھا ہے - مجدد - محدث اور نبی مبعوث ہونگے - مگر تذکرہ میں خود آیت مَن یُطِعِ اللّٰہ والرسول الخ (سورہ نساء) کے ماتحت مان چکے ہیں - کہ ان اصنافِ اربعہ کا سلسلہ قیامت تک رہے گا (ص ۹۲)

مولانا - کہاں لکھا ہے ؟

احمدی - (حوالہ پڑھ کر سنایا گیا)

مولانا - یہاں تو اصناف اربعہ کے فیضان و برکات کے جاری رہنے کا ذکر ہے - نہ یہ کہ نبی ہونگے ..

احمدی - پھر آپ صدیق و شہید اور صلحاء کے متعلق کیا خیال ہے - کہ صدیق اور شہید اور صالح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہیں ہونگے نا ؟

صرف فیضان جاری رہیں گے ؟

مولانا - ہاں صدیق - شہید - صالح نہیں ہوں گے - بلکہ ان کے فیضان جاری رہیں گے - (غصے ہو کر) آپ کو بحث کی ضرورت نہیں ہے - میں زیادہ گفتگو اس بارہ میں پسند نہیں کرتا - یہاں تو مع کا لفظ ہے جو معیت کو چاہتا ہے - یعنے ساتھ ہونگے -

دوست محمد صاحب - مولانا - توفنا مع الابرار کے مع سے کیا یہ مُراد ہے - کہ ہم کو نیکوں کی موت دے - یا اس کے یہ معنے ہیں - کہ خود نیک نہ ہوں - بلکہ موت نیک کے ساتھ ہو - یا قبریں ہماری نیکوں کے ساتھ ہوں -

مولانا - خاموش رہے اور ٹال دیا ؟

احمدی - قرآن میں انبیا کے آنے کا تو واضح طور پر ذکر ہے - چنانچہ آیت یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ الخ (اعراف) میں کمال صفائی سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنے والے بنی آدم کو مخاطب کیا گیا - اور رسولوں کی آمد کی خبر دی گئی ہے ؟

مولانا - اچھا آپ مانئے - کوئی اور بات ہو - تو دریافت کریں ؟

احمدی - آپ جواب عنایت فرمائیں

مولانا - (پھر ٹال دیا)

احمدی بعض علماء جو اصلاح کا کام کر رہے ہیں - وُہی اگر امام اور خلیفہ ہیں - تو کیا آپ بتا سکتے ہیں - وُہ آج کل کون ہیں ؟

مولانا - نہیں ہوں ؟

احمدی - حضرت مسیح ناصری کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے - اس زمانہ میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوے کیا - کہ میں وُہ مہدی ہوں اور مسیح ہوں جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی - اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور اور رسُول ہو کر آیا ہوں - خدا مجھ سے کلام کرتا ہے - اُس نے اپنی وحی سے مجھ کو کھڑا کیا ہے - چنانچہ آپ کے دعوے کے بعد خطرناک طور پر مخالفت کا شور برپا ہوا - علماء اور مشائخ وقت نے متفق ہو کر آپ کا مقابلہ کیا اور خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیابی بخشی اور عظیم الشان جماعت عطا کی - جو ہزاروں سے ... دین

کے لئے قربانی کر رہی ہے - اور آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے احمدی مجاہدین اسلام مختلف ممالک میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اسلام کا جھنڈا اگاڑ رہے ہیں قادیان میں بیت المال قائم ہے - جس میں سالانہ لاکھوں روپیہ جمع ہوتا ہے - اور اس سے وسیع پیمانہ پر تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام سرانجام ہو رہا ہے - آپ کا بھی اگر مصلح وقت ہونے کا دعوے ہے تو بتائیں کیا کامیابی آپ نے حاصل کی - مسلمانوں کو صرف زکوٰۃ کے اکٹھا کرنے کے لئے کہتے کہتے تھک گئے - لیکن یہ بھی نہ ہو سکا - کہ کم از کم یہی ایک کام آپ کے ہاتھ سے سرانجام پا جاتا ؟

مولانا (جھنجلا کر) ان باتوں کی ضرورت نہیں - اگر اور کوئی بات دریافت کرنی ہو - تو کریں ؟

احمدی - مجھے یہ سمجھا دیں - قرآن شریف میں آیا ہے - اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ - کہ ہم اپنے رسولوں اور ان کی جماعت کی مدد کرتے رہتے ہیں - دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی - اور پھر فرماتا ہے - قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی - جو مفتری ہوتا ہے وُہ ناکام ہوتا ہے - اب آپ بتائیں - کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے رسُول نہ تھے - تو خدا نے ان کی مدد کیوں کی - آج جبکہ نصف صدی سے زائد عرصہ آپ کو مامور من اللہ کا دعوے کئے ہُوئے ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کر رہا ہے - اگر آپ کے نزدیک دُوسرے مصلح سچے ہیں - تو وُہ کیوں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے - کیا قرآن کریم کی آیت وقد خاب من افتری ان پر چسپاں نہیں ہوتی ؟

مولانا - کاں دیوی کے اس قدر پجاری ہیں - کیا وُہ بھی سچی ہے ؟

احمدی - وہاں خدا کی طرف سے آنے کا کس نے دعوےٰ کیا - خدا تو کہتا ہے ہم اپنے رسولوں کی دُنیا میں بھی مدد کرتے ہیں - نہیں

اگر کاں دیوی والوں میں بھی کسی نے نبی ہونے کا اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہو - اور اس میں کامیاب ہوگئے ہوں - تو بتائیں - آیت کریمہ میں تو اللہ تعالیٰ ایک قانون پیش کرتا ہے - جس کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام صادق ثابت ہوتے ہیں

مولانا - اچھا - آپ مانئے -

احمدی - الحمدللہ - ہم تو مان رہے ہیں ؟

مولانا - اور کوئی بات کرنی ہو - تو کریں - اور اس سلسلہ کلام کو موقوف کریں ؟

احمدی - الہ باد میں مسئلہ فلسطین پر جو علماء کی کانفرنس ہوئی ہے - آپ کے خیال میں وُہ کامیاب ہو سکتے ہیں -

مولانا - مسلمانوں میں کہاں ہمت ہے - کہ وُہ ان تجاویز پر کاربند ہوں -

احمدی - آپ نے درست فرمایا - حقیقت بھی یہی ہے - کہ مسلمانوں کے اندر اس قدر تفرقہ و انشقاق پیدا ہو گیا ہے - کہ اکٹھے ہو کر ان تجاویز پر عمل کر ہی نہیں سکتے ؟

مولانا (دوست محمد صاحب کی طرف مخاطب ہو کر) آپ کو تو میں جانتا ہوں - مگر آپ (احمدی مبلغ) کہاں کے رہنے والے ہیں ؟

احمدی - میں قادیان میں رہتا ہوں - یہاں مبلغ ہو کر آیا ہوں - قادیان کے مدرسہ احمدیہ سے جہاں دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے ۱۹۱۹ء میں فارغ التحصیل ہو کر ۱۹۲۰ء میں مولوی فاضل پاس کیا - اور قادیان کے عربی کالج میں مزید تعلیم پا کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم و ارشاد مبارک سے رُوس میں تبلیغ کے لئے گیا - وہاں دو سال کے لئے قید ہو گیا - اور پھر ۱۹۲۶ء میں واپس آیا ؟

دوست محمد صاحب - مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل جو کلکتہ میں مبلغ تھے - ایک مرتبہ آپ کی ملاقات کے لئے آئے تھے وُہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت فلسطین تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں - اسی طرح اور بہت سے نوجوان غیر ممالک میں گئے ہوئے ہیں

احمدی - جب کبھی آپ پنجاب تشریف لائیں تو قادیان بھی ضرور تشریف لائیں ؟

مولانا - بہتر ہے - جب پنجاب جانے کا موقعہ ملا تو قادیان بھی آؤنگا ؟

مولانا کو ... پہنچے اور ... کے نام پرچے دیئے گئے

جناب چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کا ورود حیدر آباد دکن میں

اعلیٰحضرت حضور نظام سے ملاقات اور دیگر مصروفیتیں

ایک ہفتہ پہلے جماعت احمدیہ کو یہ خبر مل چکی تھی کہ جناب چوہدری صاحب ممدوح غیر سرکاری طور پر ایک دن کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ احباب اپنے دلوں میں اپنے ایک ممتاز بھائی سے شرف ملاقات حاصل کرنے کا ایک خاص جوش محسوس کر رہے تھے۔ اخبارات میں بھی دو روز کی خبریں شائع ہو گئیں۔ ۲۸ جولائی ۱۹۳۶ء بروز شنبہ ۱/۲ ۹ بجے جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کے اکثر احباب اپنے معزز مہمان کے استقبال و ملاقات کے لئے سٹیشن سکندر آباد کے پلیٹ فارم پر جمع ہوئے۔ جناب حکیم میر سعادت علی صاحب و غلام احمد خانصاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد کی جانب سے اور جناب محمود عرفانی صاحب جماعت سکندر آباد کی جانب سے اور احمد سعدی صاحب انجمن تحفظ حقوق العرب کی جانب سے چوہدری صاحب کی پیشوائی کے لئے ریلوے سٹیشن بھونگیر تک تشریف لے گئے۔ گاڑی کے پلیٹ فارم پر پہونچتے ہی احمدی نوجوانوں نے سیلون کے سامنے ظفر اللہ خاں زندہ باد کے نعرے لگائے امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد و جناب عرفانی صاحب اور دیگر مؤقر احباب نے حضرت صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب و جناب چوہدری صاحب محترم کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ سر اکبر حیدری مدار المہام فینانس و نواب اکبر یار جنگ بہادر جج ہائیکورٹ و ارکان ریلوے و احمد الدین صاحب نے ملاقات کی اور فوٹو لیا گیا۔ جناب چوہدری صاحب موصوف آدھ گھنٹہ سیلون میں ہی سربرآوردہ عہدہ داران سے ملتے رہے۔ اس کے بعد سیلون میں انجمن تحفظ حقوق العرب کا سپاسنامہ سماعت فرمایا۔ اور جواب دیا جو نہایت شفقت آمیز تھا۔ جس سے عرب اصحاب میں خوشی کی ایک خاص لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد انجمن افاغنہ کی جانب سے پلیٹ فارم پر ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ اس ریاست میں وہ امن و امان کے ساتھ زیر سایہ حکومت اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان پر جو قیود و پابندیاں حکومت کی جانب سے عاید تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ اٹھائی جا رہی ہیں جناب چوہدری صاحب نے جواب میں فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مضبوط جسم اور صحیح دماغ عطا فرمایا ہے۔ ان کی قومی و روایتی بہادری و جرأت کے مد نظر انہیں ترقی کرنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی بعض کمزوریوں اور خامیوں کو دور کر دیں۔ جو ان کی جانب منسوب کیجاتی ہیں۔ افاغنہ کو مبارکباد دی۔ کہ ان کے لئے ایک ہمدرد و خیر خواہ بادشاہ میسر ہے جو سب کے دکھ درد کا احساس رکھتا ہے۔ اور توقع ظاہر کی۔ کہ مساعدت حالات و تنظیم قوم و اصلاح حال کے ساتھ ساتھ حکومت آصفیہ اُن کے واجبی مطالبات کو منظور فرمائیگی وغیرہ۔ اس کے بعد فوٹو لیا گیا۔

افراد جماعت احمدیہ سے جو ایک قطار میں پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ چوہدری صاحب موصوف نے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد اپنے مرحوم و مغفور دوست انعام اللہ شاہ صاحب کی قبر پر بغرض فاتحہ تشریف لے گئے۔ قریباً ۱/۲ ۱۰ بجے احمد الدین صاحب کے پر تکلف ایٹ ہوم میں شرکت فرمائی۔ جو جناب چوہدری صاحب کی آمد کے اعزاز میں خان بہادر موصوف نے دیا تھا۔ حیدر آباد و سکندر آباد کے اعلیٰ طبقہ کے تقریباً جملہ اصحاب مدعو تھے اراکین باب حکومت معتمدین سرکار و نظماء سر رشتہ جات دولت آصفیہ کے علاوہ سکندر آباد کے سربرآوردہ دیسی و یورپین عہدہ داران سول و فوج کے مدعو تھے۔ بینڈ سامعہ نواز تھا۔ اس ایٹ ہوم میں صاحب عالیشان ریزیڈنٹ بہادر بھی تشریف لائے تھے۔ جنہوں نے جناب چوہدری صاحب سے بڑے تپاک کے ساتھ ملاقات فرمائی۔

پست اقوام کے نمائندہ ونکٹ راؤ صاحب نے اپنے ایک وفد کے ساتھ جناب چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کو سپاسنامہ بزبان انگریزی پیش کیا جس میں اپنی پست حالی و اقوام کے سلوک اور جناب مخاطب کی ہمدردیوں کا تذکرہ تھا۔ سر موصوف نے جواب میں ۲۵ منٹ تک بزبان انگریزی تقریر فرمائی۔ جسے وفد اور حاضرین مجلس نے بڑی توجہ سے سُنا اور بہت مسرت کا اظہار کیا۔ اس میں بیان کیا گیا تھا۔ پست اقوام سے مجھے گہری ہمدردی ہے۔ اب تک جہاں جہاں اور جب بھی موقع ملا ہے ان کی خیر خواہی کی کوشش کی گئی ہے۔ اب اقوام عالم کو معلوم کر لینا چاہیئے۔ کہ پست اقوام کے حقوق و مطالبات پس پشت نہیں ڈالے جا سکتے۔ میں یہ کلمات بحیثیت وزیر نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ عام انسانی ہمدردی کا جذبہ مجھے ان الفاظ کے کہنے کی تحریک کر رہا ہے۔

ایٹ ہوم کے بعد جناب محبوب علی صاحب ناظم نشرگاہ لاسلکی کی خواہش پر جناب چوہدری صاحب نے بذریعہ ریڈیو ۱۰ منٹ تک حیدر آباد دکن کو ایک پیغام دینا منظور فرمایا۔ ناظم صاحب موصوف نے حیدر آباد کی نشرگاہ کا معائنہ اپنے معزز مہمان کو کرایا۔ سر موصوف نے ریڈیو کے ذریعہ جو پیغام دیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ یہ ریڈیو اس امر کا ثبوت ہے کہ لوگ باوجود ایک دوسرے سے دُور ہونے کے اتنے قریب ہوں گے۔ کہ ایک دوسرے کی آواز سن لینگے۔ بلکہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ بات کرتے وقت متکلم کی تصویر اپنے مخاطب کے سامنے ہوگی۔ دُنیا ایک گھر کا حکم رکھیگی۔ اس سے خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے۔ کہ تمام عالم میں اتحاد و اتفاق کا دَور دَورہ ہو۔ اور یہ اتحاد اقوام و ممالک میں تین ذریعوں سے ہوا کرتا ہے۔ جو ان کی طبعی اخلاقی و روحانی حالتوں میں پوشیدہ ہیں۔ ان تینوں حالتوں کی مختصر تشریح فرمائی اور آخر میں دعوت دی۔ کہ اس مضمون پر اگر مفصل کوئی صاحب استفسار کرنا چاہیں۔ تو وہ خوشی سے جواب دیں گے۔

اس تقریر سے فارغ ہونے کے بعد احمدیہ جوبلی ہال حیدر آباد میں تشریف لائے۔ جہاں جناب حکیم سعادت علی صاحب کے زیر اہتمام ایک پُر تکلف دستر خوان چنا گیا تھا۔ اور جہاں خصوصیت سے احمدی احباب شامل تھے۔ اور خاندان الہ دین صاحب اور دیگر خاص خاص غیر احمدی احباب کو مدعو کر لیا گیا تھا۔ کھانے سے پہلے فوٹو لیا گیا۔ تناول طعام کے بعد شاعروں نے نظمیں سُنائیں۔ اور جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا جس کا جناب چوہدری صاحب نے بہت ہی موزوں جواب مرحمت فرمایا۔ جماعت پر موجودہ زمانہ کی مشکلات و مصائب کا حوالہ دیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اپنے آپ کو قربان کرنے کیلئے تیار رہنے کے متعلق پُر زور اپیل کی۔ رات کے قریباً ۱۱ بجے مجلس برخاست ہوئی۔

دوسرے روز صبح سکندر آباد اسٹیشن پر سیلون میں متعدد عہدہ داروں نے جناب چوہدری صاحب سے ملاقات کی۔ پھر بورڈنگ ہوس آصفیہ کا معائنہ فرمایا۔ دوپہر کو نواب اکبر یار جنگ بہادر کے ہاں عنبر پیٹ میں سربرآوردہ اصحاب بمعیت ڈنر تناول فرمایا۔

کنگ کوٹھی مبارک پر اعلیٰحضرت حضور نظام سے ملاقات کی۔ اعلیٰحضرت نے براحم خسروانہ بہ تلطف و تواضع دیر تک شرف تکلم بخشا۔ اور اکرام ضیف کے تحت اپنے ایک خاص آفیسر نواب زین یار جنگ بہادر کو اسٹیشن پر متابعت کے لئے مقرر فرمایا۔

سر اکبر حیدری کے ہاں شام کو چاء نوشی کے بعد عازم ریلوے سٹیشن ہوئے۔ جہاں جماعت کے افراد و عہدہ داران عظام موجود تھے۔ جناب چوہدری صاحب مع صاحبزادہ میاں منصور احمد صاحب خیر و عافیت کے ساتھ عازم بمبئی ہوئے۔ (نامہ نگار الفضل حیدر آباد)

قابلِ توجہ موصیان

جن موصیوں کی وصیت معیار وصیت سے کم تھی انکی خدمت میں فرداً فرداً اطلاع دی گئی تھی کہ وہ اپنی وصیت کو معیار کے مطابق پوری کر دیں۔ ورنہ منسوخ کر دی جائیگی۔ ان میں سے بہتوں نے ... [illegible] ... (ناظر بیت المال قادیان)

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

گنج (لاہور)

گیانی واحد حسین صاحب اور مہاشہ فضل حسین صاحب جلسہ میں شریک ہوئے۔ مسلمانوں کے احسانات سکھوں پر" کے متعلق گیانی صاحب نے مفصل تقریر کی ۔

شمس آباد ضلع لاہور

موضع شمس آباد ضلع لاہور میں شدید مخالفت کی وجہ سے لیکچر نہ دیا جا سکا۔ لیکن سردار جھنڈا سنگھ صاحب نے احمدی لیکچرار کو اپنی جاگیر قلعہ دیوان سنگھ میں بلا کر لیکچر کا انتظام کیا۔ سردار صاحب صدر جلسہ تھے۔ پہلے مولوی احمد علی صاحب نے فضائل اسلام پر تقریر کی۔ بعد ازاں گیانی واحد حسین صاحب نے "صداقت احمدیت" پر لیکچر دیا۔ حاضرین نے لیکچروں کو پسند کیا ۔

موضع ننگل شاہو

اس گاؤں میں سکھوں کی اکثریت ہے۔ جب احمدی مبلغ رات کو وہاں پہونچے تو مسلمانوں نے ان کی باتوں کو دلچسپی سے سنا۔ دوسرے روز جلسہ تجویز ہوا۔ مگر بعض سکھوں نے شور ڈالنے کی کوشش کی ۔ مولوی نذیر احمد صاحب نے "وفات مسیح" پر لیکچر دیا۔ اور گیانی عباد اللہ صاحب نے اپنے لیکچر میں بتایا۔ کہ گرو صاحبان کی حقیقی عزت جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ اور سکھ صاحبان ان کی طرف بعض ایسے عقائد منسوب کرتے ہیں۔ جن سے گرو صاحبان کی توہین ہوتی ہے سکھوں کو مناظرہ کے لئے بھی کہا گیا مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے ۔

ریاست پٹیالہ میں تبلیغی دورہ

مولوی فضل الرحمٰن صاحب سانوی نے ریاست پٹیالہ کے بائیس دیہات کا جن میں سے اکثر احمدی افراد سے بالکل خالی تھے دورہ کیا۔ اس دورہ میں تیرہ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے مولوی صاحب کی کوششوں میں مزید برکت دے ۔

لجنہ اماء اللہ گنج ضلع لاہور

لجنہ کا پندرہ روزہ جلسہ ۳ اگست کو منعقد ہوا۔ صغریٰ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور سکرٹری صاحبہ لجنہ نے دعوۃ الامیر میں سے وہ حصہ پڑھ کر سنایا۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بیان کیا گیا ہے۔ بہن حمیدہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کے فرائض پر مضمون پڑھا

راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل نے چار روز تک راجن پور میں انفرادی تبلیغ کی۔ اور ۱۹ ۔ ۲۰ جولائی کو دو دلچسپ لیکچر دیئے۔ ارد گرد کے بعض دیہات میں بھی تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔ میاں رحیم بخش صاحب احمدی بھی سفر میں مولوی صاحب کے ساتھ رہے۔ اور تبلیغ میں پوری طرح حصہ لیا ۔

شورت (کشمیر)

۲۹ جولائی کو بارونق جلسہ ہوا۔ متعدد دیہات کے احمدی اور غیر احمدی دوست تشریف لائے۔ مولوی قطب الدین صاحب نے وفات مسیح پر اور مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ نے امکان نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر منشی محمد عبد اللہ صاحب نے نزول المسیح پر تقاریر کیں۔ مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل مبلغ نے بھی لیکچر دیا۔ مولوی عبد الجبار صاحب اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے بھی تقاریر کیں ۔

حافظ آباد

چند یوم ہوئے ملک غلام رسول صاحب احمدی اور پادری میلا رام صاحب کے مابین الوہیت مسیح پر سلسلہ کلام کرتے ہوئے ۲۶ جولائی کو الوہیت مسیح پر مناظرہ قرار پایا۔ اسی دن شرائط طے کی گئیں۔ کہ بائیبل اور قرآن مجید سے دلائل تردیدی اور تائیدی پیش ہونگے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے چوہدری محمد اکبر علی صاحب مناظر پیش ہوئے۔ مناظرہ پہلے حویلی بھاکا بھٹیاں میں تجویز ہوا لیکن پادری صاحب اور ان کے رفقا نے کمپنی باغ میں ڈیرہ جمایا اور لکھ بھیجا کہ ہم نے کمپنی باغ میں مناظرہ کرنے کی اجازت کمیٹی سے حاصل کر لی ہے۔ اس پر ہم وہاں پہونچ گئے۔ مناظرہ چھ بجے شروع ہوا پہلی تقریریں نصف نصف گھنٹہ کی تھیں۔ پادری صاحب نے الوہیت مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر چوہدری صاحب نے عمدگی سے پادری صاحب کے دلائل کو رد کر دیا عیسائی مناظر نے اصل موضوع کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سخت بدزبانی شروع کر دی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اس قسم کی تقریر کرنے سے روکا۔ اور کہا کہ آپ نے شرائط کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور مرزا صاحب کی توہین کی ہے۔ اس لئے آپ معافی مانگیں ورنہ آپ کے وقت سے پانچ منٹ وضع کر لئے جائیں گے۔ اس نے معافی تو نہ مانگی۔ پانچ منٹ اپنے وقت سے وضع کرائے۔ اس کے بعد پادری صاحب نے پھر بدزبانی شروع کی۔ اس کے جواب میں چوہدری صاحب موصوف نے انجیل سے یسوع کی حالت کا نقشہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ آخر پادری صاحب اور دیگر مسیحی وقت سے پہلے ہی مناظرہ کے میدان سے بھاگ گئے۔ اس مناظرہ سے توہین مسیح علیہ السلام والے الزام کی بھی حقیقت حافظ آباد کی پبلک پر کھل گئی۔ دوران مناظرہ میں پادری صاحب نے صداقت مسیح موعود پر بھی مناظرہ کا چیلنج دیا جو اسی وقت اس ترمیم کے ساتھ منظور کر لیا گیا۔ کہ "انجیلی مسیح اور قرآنی مسیح کا مقابلہ" پر بھی مناظرہ کیا جائے۔ لیکن پہلی شکست کی وجہ سے پادری صاحب اور ان کے رفقا صبح آٹھ بجے ہی حافظ آباد سے فرار کر گئے ۔

موضع بھجراج ضلع گورداسپور

مبارک احمد صاحب۔ عنایت خانصاحب میاں فضل الدین صاحب۔ میاں خان صاحب حاکم خان صاحب اور اللہ رکھا خانصاحب نے ایک وفد کی صورت میں موضع بھجراج میں تبلیغ کی۔ موضع مذکور کے باشندے دلچسپی سے باتیں سنتے رہے۔ ایک شخص چراغ خان صاحب نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مجھے سخت بخار ہے۔ جس کی آگ کی طرح تپش ہے۔ اسی اثنا میں مجھے ایک شخص نے کہا کہ مسیح کے جھنڈے کے نیچے آجاؤ۔ میں جھنڈے کے نیچے ہو گیا تو مجھے صحت ہو گئی۔ پھر صحت ہونیکے بعد جھنڈے سے باہر نکل گیا۔ تو پھر وہی حالت ہو گئی۔ جو پہلے تھی۔ اب اس وفد کے جانے پر انہوں نے بیعت کر لی ہے ۔

بنگال میں تبلیغی دورہ

قریشی محمد حنیف صاحب قمر اطلاع دیتے ہیں :۔

خاکسار ۱۳ جولائی سے تبلیغی سفر پر ہے۔ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے کے ساتھ برہمن بڑیہ لشٹو پور کا تبلیغی سفر کیا۔ پھر جناب صوفی صاحب کے واپس چلے جانے پر اکیلے میں نے موضع کھرام پور۔ اکھاوڑا۔ دیوگرام۔ کوڈا۔ باسودیب کا سفر کر کے جلسوں میں تقریریں کیں۔ اور انفرادی بھی پیغام حق پہونچایا۔

پھر کوڈا کی احمدیہ جماعت سے آٹھ انصار اللہ کو ساتھ لے کر ۲۶ جولائی کو موضع باشاروک تک تبلیغی سفر کیا۔ ۲۲ دیہات راستہ میں آئے۔ جن میں پیغام حق پہونچایا گیا۔ اور تیس کشتیاں راستہ میں ایسی ملیں۔ جن میں مسافر سوار تھے۔ ان میں اشتہارات تقسیم کئے یہ تیس میل کا سفر دو دن میں طے کیا۔ ۳۰۰ ٹریکٹ بنگلہ اور اردو کے تقسیم کئے۔ خاکسار کا ان ۱۷ دنوں میں کل تبلیغی سفر نوے میل ہوا۔ کوڈا جماعت کے انصار اللہ جو میرے ساتھ گئے ان کے نام یہ ہیں :

(۱) میاں عبد الغفور صاحب (۲) مولوی فخر الدین صاحب سکرٹری (۳) ماسٹر افسر دین صاحب (۴) میاں چاند صاحب۔ (۵) نصیر الدین صاحب (۶) معین الحسین صاحب (۷) عبد المتاخر صاحب (۸) عبد القیوم صاحب

چندہ تحریک جدید سال دوم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے مخلصین کی فہرست

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن مخلصین نے گزشتہ ماہ میں چندہ تحریک جدید سال دوم کا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کی درخواست کے ساتھ پیش کرنے کے بعد ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔

چونکہ چندہ تحریک جدید وعدوں کی نسبت بہت کم اب تک وصول ہوا ہے۔ وعدوں کے مطابق قریباً نوے ہزار روپیہ وصول ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر وصولی اب تک کی صرف دو تہائی ہے۔ اس افسوسناک کمی کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے نمائندگان اور مخلصین جماعت کو فرمایا کہ وہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مخلصین کے گھروں پر جا کر جلد سے جلد وصول کر کے ارسال فرما دیں۔ اور اس وقت تک صبر نہ کریں۔ جب تک ہر جماعت کے نمائندگان مجلس مشاورت و مخلصین اپنی اپنی جماعت کے ہر وعدہ کرنے والے دوست سے وصول نہ کر لیں۔ اور بحیثیت جماعت ہر جماعت اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا نہ کر لے۔ احباب کرام سے امید ہے کہ انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں پوری مستعدی اور سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہوگا اور احباب کرام اس کوشش میں ہونگے کہ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے نہ صرف تحریک جدید کے اس چندہ کی انتہائی کمی کو پورا کر دیں گے بلکہ گذشتہ تلافی کے علاوہ اس میں ہر جماعت اضافہ کر دے گی۔ اور اس طرح مخلصین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں گے۔ چنانچہ قادیان کی لجنہ اماء اللہ کی جنرل سکرٹری صاحبہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ حضور کے اس ارشاد پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اور نصرت گرلز سکول کی استانیوں نے ۲۴۴/- کی رقم حضور کا ارشاد سنتے ہی داخل کر دی ہے۔ نیز محلہ دار الرحمت کے سکرٹری مال بھائی محمود احمد صاحب مالک میڈیکل ہال نے ایک ہفتہ کے اندر ۷۸/۸/- داخل کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں چونکہ دو ماہ تبلیغ پر رہا ہوں۔ اس عرصہ میں کام نہیں ہوا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ احباب سے وصول کر کے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ احباب کو حضور کے اس ارشاد کی فوری تعمیل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ فہرست حسب ذیل ہے

خاکسار:۔ برکت علی فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔ قادیان)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی قادیان۔ حال بمبئی ۱۲۰/-
میاں محمد مسعود احمد خان صاحب قادیان ۳۱/-
حکیم فیروز الدین صاحب انسپکٹر بیت المال۔ قادیان ۱۱/-
مستری ہدایت اللہ صاحب قادیان ۵/-
میاں محمد حیات صاحب کاتب قادیان ۵/-
منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان ۵/-
حافظ مسعود احمد صاحب ابن بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل ہال ۵/-
ودود احمد صاحب ابن بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل ہال ۵/-
آمنہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل ہال ۵/-
صالحہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل ہال ۵/-
فاطمہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب میڈیکل ہال ۵/-
سید ولایت شاہ صاحب محلہ دار الرحمت قادیان ۱۵/-
مستری محمد لطیف صاحب 〃 ۱۰/-
میاں عبد المجید صاحب 〃 ۱۰/-

مرزا منور احمد صاحب ابن مرزا محمد شفیع صاحب قادیان ۵/-
مستری عباد اللہ صاحب محلہ دار الرحمت ۱۵/-
میاں محمد دین صاحب دکاندار 〃 ۵/-
مستری محمد یعقوب صاحب 〃 ۵/-
ملک غلام حسین صاحب 〃 ۱۱/-
شیخ اللہ بخش صاحب 〃 ۷/-
ملک مولا بخش صاحب محلہ دار الفضل ۳۰/-
چوہدری غلام محمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر 〃 ۴۰/-
چوہدری حاکم الدین صاحب محلہ دار الفضل ۱۵/-
مستری محمد شریف صاحب حلقہ مسجد مبارک ۵/-
شیخ محمد حسین صاحب ملازم نواب صاحب قادیان ۵/-
شیخ فضل احمد صاحب بزاز 〃 ۱۰/-
سید محمد شاہ صاحب ہزاروی تحریک جدید ۱۰/-
میاں محمد اسحق صاحب سیالکوٹی قادیان ۱۰/-
مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل قادیان ۵۰/-
مولوی عبد الرحمن صاحب رکن ادارہ الفضل ۵/-
حکیم غلام حسین صاحب لائبریرین قادیان ۱۴/-
مولوی محمد صالح صاحب مبلغ دعوۃ و تبلیغ ۱۰/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز اسسٹنٹ پرائیویٹ سکرٹری ۱۵/-

سید محمد محسن شاہ صاحب دفتر محاسب ۱۵/-
ماسٹر حسن محمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۱۰/-
ماسٹر محمد بخش صاحب 〃 ۱۰/-
میاں عبد الحمید صاحب دوکاندار بھینی بانگر ۱۰/-
چوہدری فضل احمد صاحب گورداسپور ننگل ۵/-
چوہدری بدر الدین صاحب عاملہ علاقہ بیٹ ۱۰/-
نور احمد صاحب تلونڈی جھنگلاں ۵/-
میاں عبد الحق صاحب قلعہ لال سنگھ ۵/-
میاں نواب دین صاحب 〃 ۵/-
میاں عبد العزیز صاحب 〃 ۵/-
میاں حکم دین صاحب دیال گڑھ ۵/-
قاضی محمد حنیف صاحب ضلعدار نہر فتح آباد ۵۰/-
بابو فقیر علی صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر امرتسر ۴۰/-
میاں ظہور الدین صاحب بٹ بلیڈر اجنالہ ۳۵/-
سید شریف شاہ صاحب سیالکوٹ ۶/-
بابو محمد حیات صاحب 〃 ۶/-
شیخ عبد العزیز صاحب 〃 ۱۱/-
شیخ محمد حسین صاحب 〃 ۵/-
مہر محمد حسین صاحب ولد امام الدین صاحب 〃 ۵/-
میاں خادم علی صاحب گلا سوالہ ۶/-
مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل پسرور ۳۰/-
میاں غلام رسول صاحب داعیہ دالہ رعیہ ۵/-

چوہدری جھنڈا صاحب ولد چوہدری غلام محمد صاحب اور ابھاگو ٹی ۵/-
میاں عنایت اللہ صاحب کاتب فردش نارووال ۵/-
چوہدری عبد اللہ خانصاحب اتانا زیدکا ۱۰/-
مسماۃ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری بوٹا صاحب چانگریاں ۶/-
منشی محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری ظفروال ۵/-
مرزا محمد صادق صاحب لاہور ۱۲۰/-
چوہدری عبد الکریم صاحب 〃 ۴۰/-
محمد اسحق صاحب 〃 ۳۵/-
بابو محمد امین صاحب 〃 ۱۲۰/-
اہلیہ صاحبہ اول حکیم احمد دین صاحب شاہدرہ ۶۵/-
اہلیہ صاحبہ دوم 〃 ۱۵/-
مستری خدا بخش صاحب 〃 ۵/-
اہلیہ صاحبہ میاں جلال الدین صاحب نیاریہ شاہدرہ ۵/۸/-
حکیم مختار احمد صاحب 〃 ۵۱/-
اہلیہ صاحبہ 〃 ۱۰/-
چوہدری سردار محمد صاحب ٹپیالہ ساہیاں ۵/-
〃 خوشی محمد صاحب 〃 ۵/-
میاں محمد امیر صاحب بھاگا کھٹیاں ۵/-
سید عبد الرحمن شاہ صاحب گھیر گجرات ۲۱/-
〃 مزمل شاہ صاحب 〃 ۱۶/-
〃 نذیر احمد شاہ صاحب 〃 ۸/-
ملک عبد الرحمن صاحب کنجاہ 〃 ۶/-
بابو عزیز الدین صاحب بنگلہ ننانوالہ گجرانوالہ ۲۰/-
ماسٹر عطا حسین صاحب گوجرہ ۱۱/-
سید چراغ شاہ صاحب 〃 ۶/-
قریشی محمد سعید احمد صاحب 〃 ۱۰/-
سید وزیر علی شاہ صاحب 〃 ۱۱/-
ہمشیرہ ستاں صاحبہ 〃 ۶/-
سید محمد طفیل شاہ صاحب 〃 ۶/-
ماسٹر محمد دین صاحب 〃 ۷/-
اہلیہ صاحبہ ایچ۔ ایم۔ [illegible] اللہ صاحب پشاور ۶/-
[illegible] نان علی صاحب ۲۰/-
[illegible] خان اٹک ۵۰/-
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب [illegible] ۲۵/-
قاضی [illegible] الدین صاحب [illegible]
میاں محمد [illegible] صاحب [illegible] ۱۰/-
ڈاکٹر صوفی عبد الرحمن محمد دین صاحب بنوں ۲۶۰/-
میاں سردار خان صاحب 〃 ۱۰/-
مولوی عبد القادر صاحب 〃 ۱۵/-
بابو رحمت اللہ صاحب نظام پور پشاور ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ سید عبد السلام صاحب [illegible] ۷/-

نام	رقم
محمد صالح صاحب	۷/-
ام صاحبزادہ محمد ہاشم صاحب	۶/-
سید گل صاحب	۵/-
حکیم عبدالرحیم صاحب	۵/-
ہمشیرہ صاحبہ صاحبزادہ صاحب شہید	۵/-
بابو عبدالشکور صاحب رزمک	۱۰/-
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب لنڈی کوتل	۱۵/-
بابو بشیر احمد صاحب وردش چترال	۲۰/-
میاں محمود احمد صاحب ناصر کندیاں	۷/۸
میاں اللہ دتا صاحب چک نمبر ۳۰ ۱۱-۷	۱۰/-
بابو غلام محمد صاحب میل اوورسیر چنیوٹ	۶/-
حکیم عبدالکریم صاحب جھنگ مگھیانہ	۶/-
ڈاکٹر محمد بخش صاحب "	۵/-
چوہدری محمد عبداللہ صاحب بی اے "	۵/-
میاں نوازش علی صاحب "	۵/-
راجہ محمود امجد خانصاحب جنجوعہ	۷/-
مرزا ناصر علی صاحب "	۴۰/-
میاں عطاء الٰہی صاحب چک ۱۹۵ ر کھ جنڈانوالہ	۶/-
چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر تعلیم	۱۳۵/-
مستری محمد دین صاحب چک نمبر ۴۶ سرگودھا جھنگ	۵/-
مستری جلال الدین صاحب " "	۵/-
مستری اسماعیل صاحب " "	۵/-
ملک فیضل احمد صاحب " "	۶/
ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب معہ خاندان چک نمبر ۴۳۲ دھنی دیو	۳۶/-
شیخ محمد رمضان صاحب	۱۰/-
خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مولا بخش صاحب دھنی دیو	۵/-
چوہدری محمد بخش صاحب چک نمبر ۱۱۲ مراد	۵/-
" شکر اللہ خان صاحب " "	۱۵/-
" بشیر احمد صاحب منظفر گڑھ	۶/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۵/-
منشی رحمت علی صاحب پوسٹ مین نیالہ خورد	۵/-
سید بشیر احمد صاحب شیر گڑھ	۵/-
چوہدری فیروز الدین صاحب جمعدار	۳۵/-
" بلال احمد صاحب	۱۵/-
حکیم عبدالخالق صاحب پنشنر ڈیرہ غازیخاں	۵/-
بابو عبدالکریم صاحب گلگت	۴۰/۸
ملک مبارک احمد صاحب کراچی	۱۰/-
مستری محمد دین صاحب فلاحی کوٹری سندھ	۳۰/-
میاں محمد دین صاحب " " "	۲۵/-
میاں ولی محمد صاحب	۷/
میاں محمد عثمان صاحب	۲۵/-
اہلیہ صاحبہ " "	۵/-
سردار حق نواز صاحب رانی پور سندھ	۲۵/-
آمنہ خاتون صاحبہ اہلیہ مرزا مولابخش صاحب "	۱۰/-
منشی محمد علی صاحب بیگم پور گندھی	۵/-
شیخ محمد صدیق صاحب شروعہ	۵/-
ٹھیکیدار نور الٰہی صاحب ٹانڈہ	۵/۴
حاجی غلام احمد صاحب کریام	۵۲/-
چوہدری مہر خان صاحب کریام	۲۵/-
مولوی عبدالعزیز صاحب فاضل مریح نکودر	۱۲/-
حافظ محمد عبداللہ صاحب معہ والدہ مرحومہ و بچگان مریح نکودر	۲۵/-
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب جالندھر چھاؤنی	۵/-
منشی رحمت خان صاحب فیروز پور چھاؤنی	۱۵/-
بابا خان محمد صاحب " "	۵/-
چوہدری دوست محمد خانصاحب رہتک	۱۷/-
سید محمد حسن شاہ صاحب سمرالہ	۲۵/-
چوہدری فتح محمد صاحب لدھیانہ	۶/-
مولوی محمد حسین صاحب کوئٹہ	۱۰۱/-
میاں لعل محمد صاحب سنگا پور	۱۵/-
میاں رحمت علی صاحب "	۱۵/-
شیخ محمد احمد صاحب وکیل کپورتھلہ	۱۳۵/-
میاں محمد عبداللہ صاحب ڈھینیاں گانہ	۱۰/-
" حشمت علی صاحب " "	۵/-
" طفیل محمد صاحب " "	۵/-
بابو محمد جمیل خان صاحب فیروز پور شہر	۲۰/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۱۱/-
بابو فضل محمد صاحب " "	۶/
مستری محمد رفیق صاحب " "	۶/
میاں محمد عارف صاحب " "	۵/-
میر صلاح الدین صاحب " "	۲۵/-
میاں عبدالجبار صاحب بھیمن سنگھ	۵/-
شیخ اللہ جوایا صاحب آگرہ	۱۱۰/-
مولوی عبدالمجید صاحب دہلی	۴۵/-
اہلیہ صاحبہ ملک محمد اسمٰعیل صاحب مظفر پور	۱۲/-
میاں عبدالرحمٰن صاحب ٹونڈلہ	۱۲/-
ڈاکٹر محمد نسیم صاحب الہ آباد	۳۵/-
ڈاکٹر علی شاہ صاحب گوئی	۱۰/-
شیخ خلیل الرحمٰن صاحب اوبزرور برہما	۴۰/-
" امین الرحمٰن صاحب پسر خلیل الرحمٰن صاحب	۵/-
بابو جمال حسین صاحب خرم پور بنگال	۶/-
عبدالرحمٰن صاحب بسمل پور	۵/-
میاں نذیر احمد صاحب لکھاگرہ مرشد آباد	۱۵/-
بابو بشیر احمد صاحب دوار کاہ	۴۰/-
پروفیسر محمد عبداللہ صاحب بٹ علی گڑھ	۱۵۰/-
ڈاکٹر عمر الدین صاحب نیروبی	۲۵۰ شلنگ

بارو (صوبہ بہار) کی ایک خاتون کس طرح احمدیت میں داخل ہوئی

گذشتہ سال ماہ جولائی میں جب میں اپنے تبلیغی دورہ پر تھا۔ تو علاوہ اور جگہوں کے ایک گاؤں بارو ضلع مونگھیر میں بھی گیا۔ جو مسلمانوں کی بستی ہے۔ انہوں نے میری تواضع اس طرح پر کی تھی۔ کہ مجھے ایک مسلمان بدست شرابی کے رحم پر چھوڑ کر گو ساتھ ہی زبانی ہمدردی کا مظاہرہ کر کے ایک کا مکہ ڈراما کھیلا۔ اور میرے رسالے ایک کتاب اور چھتری مجھ پر بار سمجھ کر مجھ سے چھین لی۔ تقدیر الٰہی سے وہاں کی ایک خاتون فہیم النساء صاحبہ کی شادی سید محمد اصغر صاحب احمدی مالک دوکان جلد سازی و کتب مونگھیر سے ہوئی۔ خاتون موصوفہ اپنے عقائد سابقہ پر نہایت مضبوط تھیں۔ جن پر بعد نکاح بھی کچھ عرصہ قائم رہیں۔ اور میرے واقعہ بارو کو لطیفہ سمجھ کر اکثر محظوظ ہوتی رہیں۔ لیکن مکرمی محمد اصغر صاحب نے آہستہ آہستہ ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے آگاہ کیا۔ اور اہل بارو نے جو ناروا سلوک میرے ساتھ کیا تھا۔ اس کو مخالفین حق کے طریق عمل کے مطابق ثابت کیا۔ آخر وہ متاثر ہوئیں۔ یہاں تک کہ وہ اعلانِ احمدیت کے لئے تیار ہو گئیں اور میری ہی معرفت بیعت کا فارم پر کیا۔ جو میں انچارج صاحب تحریک جدید کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور روانہ کر رہا ہوں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ان کے بھائی نے بھی قبل ازیں مکرمی و محترمی مولوی نصیر الدین احمد صاحب وکیل بیگوسرائے ضلع مونگھیر کے ذریعہ بیعت کی۔ یہ صاحب عیسائی ہو چکے تھے۔ جس سے وہ اس شرط پر تائب ہوئے۔ کہ میں مسلمان تو ہوتا ہوں۔ لیکن احمدی عقائد پر کہ حقیقی اسلام وہی ہے۔ اللھم زد فزد۔ خاکسار محمد یوسف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مہگاؤں سی پی

قابلِ توجہ موصی صاحبان

جن احباب نے صرف جائداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ ان کی خدمت میں بذریعہ خط اور بذریعہ اخبارات اطلاع کی گئی تھی۔ کہ "مشاورت ۱۹۳۵ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جن لوگوں کی وصیت صرف جائداد کی ہے۔ اور ان کی کوئی آمدنی بھی ہے۔ وہ اپنی آمدنی کی وصیت بھی کریں۔" اسکے ماتحت اپنی جائداد کی بھی وصیت کریں۔ لیکن باوجود بار بار اخبارات میں اعلان کرنے کے اور فرداً فرداً لکھنے کے پھر بھی احباب نے توجہ نہیں کی۔ صرف دو موصیوں نے حصہ آمد کی وصیت کرنے سے انکار کیا ہے۔ جن کی وصایا منسوخ کر دی گئی ہیں۔

لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ایسے احباب کو ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء تک مہلت دی جاتی ہے۔ کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء تک اپنی آمدنی کی وصیت کر کے بھیج دیں۔ ورنہ اس کے بعد ان کی وصایا منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائیں گی۔ سکرٹری

انجمن ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

مولوی محمد عبدالعزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کو انجمن ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور کی بعض انجمنوں کے تشخیص بجٹ و دیگر حسابات و تحصیل چندہ وغیرہ کی پڑتال کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف ضلع گورداسپور کی جس انجمن میں تشریف لے جائیں۔ احباب و عہدہ داران جماعت ان کے فرائض منصبی کی بجا آوری میں ان کا تعاون

موجودہ مسلمانوں کے اخلاق رذیلہ کا بدترین مظاہرہ

ذیل کا مضمون جو معاصر سیاست نے اپنے ۹ اگست کے پرچہ میں بطور مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ سنجیدہ اور دوربین مسلمانوں کو غور و فکر کے ساتھ پڑھنا اور یہ بتانا چاہیئے کہ کیا اب بھی مصلح ربانی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو پھر وہ خدا جو سخت گرمی کے بعد بارش نازل کرتا ہے۔ تکلیف کے بعد آرام پہنچاتا ہے۔ اس نے مسلمانوں کی گمراہی کے باوجود ان کی ہدایت کا کیوں کوئی سامان نہیں کیا۔؟ کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی نے بھیجا ہے۔ کاش غافل لوگ توجہ کریں۔

انسان اور بالخصوص مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ دنیا میں شریفانہ زندگی بسر کرے۔ اور انجام کار (عاقبت) پر نظر رکھے۔ عربی میں ایک مثل مشہور ہے کہ لاتصلح امۃ حتّٰی تصلح اخلاقھا (قوم کے درست ہونے کے لئے قومی کیریکٹر کی درستی شرط ہے۔) لیکن افسوس یہ ہے کہ ہماری قوم میں دن بدن یہ خصوصیت کم ہوتی جاتی ہے۔ تہذیب نفس کو تنزل ہے۔ اور اخلاقی کمزوریاں ترقی پر ہیں نتیجہ جو کچھ ہونے والا ہے۔ وہ خود ظاہر ہے قدرت کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ جس قوم نے بہترین اخلاقی طاقتوں کی تربیت میں کوتاہی کی۔ وہ قوم آج ڈوبے گی۔ گر کل نہ ڈوبی ہزاروں لاکھوں نظیریں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسی کیریکٹر (سیرت) کے تنزل نے برہمن جیسی فلسفی قوم کو خراب و خستہ کر ڈالا۔ عرب کے علم و فضل کی دھجیاں بکھیر دیں۔ قرطبہ اور بغداد کی عظمت خاک میں ملا دی۔ دہلی اور لکھنؤ کو تباہ کر چھوڑا۔ اور پھر بھی ہم ہیں کہ نہ از خود متنبہ ہوتے ہیں اور نہ زمانہ کی آواز پر کان دھرتے ہیں سنبھلو ورنہ رہنا یوں اس طرح پڑے گا بھیل اور گونڈ جیسے گمنام و بےنشاں ہیں سچ پوچھو تو اسلام کی بنیاد کیریکٹر پر ہے۔ قرآن نے دنیا کے روبرو وہی احکام پیش کئے ہیں۔ جن سے شریفانہ کیریکٹر کو مدد مل سکتی ہے۔ معاملات کی صورتیں ایسی قرار دی ہیں۔ جو تہذیب اخلاق کی معاون ہیں۔ فرائض ایسے شروع کئے ہیں۔ جو انسان کو مہذب بنا سکیں۔ عبادتیں جس قدر فرض کی ہیں۔ سب کی یہی غرض رکھی ہے۔ اور ارشاد عبادت یہی قرار دیا ہے۔ کہ دنیا میں شائستگی کو ترقی ہو جن دنوں مسلمان اس راز کو سمجھے ہوئے تھے۔ اور احکام اسلام پر حقیقی طور سے کاربند تھے یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ ان کے سربلند کیریکٹر کے آگے زمانہ خود بخود سر جھکانے کو مجبور تھا۔ یہ وہ کامیاب فتح تھی۔ کہ جن اقوام کو نوشیرواں کے تمدن اور رومن امپائر کے جاہ و جلال پر ناز تھا۔ اس مقدس کیریکٹر نے ان سب کو جذب کر لیا تھا۔ اب بھی مسلمان اگر دنیا میں باعزت رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ کیریکٹر پیدا کریں۔ کیونکہ یہی سب ایک چیز ہے جس کے فقدان سے ہماری قوم بے جان ہو رہی ہے۔

یہ چند سطور بر سبیل تمہید زبان قلم پر آگئیں اب ہم اصلی مقصد کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم اس سے پیشتر ایک مختصر مضمون میں مسلمانوں کے اس بڑھتے ہوئے غیر مستحسن طریق کار و طرز عمل پر اپنے ناچیز خیالات پیش کر چکے ہیں۔ جو دنیا کی نظروں میں انہیں ذلیل و خوار کر رہا ہے۔ مضمون مذکور کا ماحصل یہ تھا۔ کہ اگر مسلم زعماء نے چندے اور تساہل و تغافل شعاری سے کام لیا تو مسلمانوں کا رہا سہا وقار بھی خاک میں مل کر رہے گا۔ مگر ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلم زعماء پنجاب کی توجہ کونسلوں اور وزارتوں نے کچھ اس طرح جذب کر لی ہے۔ کہ وہ تعمیری امور کی جانب نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور ان کی عنان توجہ مسلمانوں کی فرسودہ حالت کی طرف نہیں پھرتی اور نہیں پھرتی۔ ؎

ہوا مخالف و امواج بحر طوفاں خیز
گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت است

آج اس قوم کے افراد کی جو زمانہ کو تہذیب و تمدن کے گر سکھلانے آئی تھی۔ یہ حالت ہو چکی ہے۔ کہ دھول دھپا۔ دھینگا مشتی اور ہاتھا پائی کا ان میں آزادانہ مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اگر کچھ دن اور یہی حالت ترقی پذیر رہی تو خدانخواستہ وہ منحوس گھڑی دور نہیں۔ جب کہ مسلمانوں کے درمیان گشت و خون کا بازار گرم ہوگا۔ اور شیرازہ ملت کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑتی نظر آئینگی اے کاش کہ مسلمان بھول کر ہی اسلام کی حقیقت کبریٰ پر غور کرتے۔ اور سوچتے کہ اسلام کیا ہے؟ اسلام مجموعہ ہے۔ عقائد عبادات۔ اخلاق اور معاملات کا۔ مسلم وہ ہے جو ان محاسن کا حامل ہو۔ اسلام کے پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ایک غرض ہی مکارم اخلاق کی تکمیل تھی۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (میں اس لئے اٹھا ہوں کہ شریفانہ اخلاق کی تکمیل کردوں) جس وقت نام نہاد مسلمانوں کے "گوریلا وار" طرز عمل پر نظر پڑتی ہے تو ندامت سے گردن جھک جاتی ہے۔ اس وقت مسلمانان ہندوستان بالعموم اور پنجاب کے مسلمان بالخصوص ان قوموں کا بھی نشانہ ملامت بنے ہوئے ہیں۔ جو صدیوں ان کی لونڈی اور غلام رہ چکی ہیں۔ بلکہ اس سے اور آگے بڑھئے تو یہاں ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اقوام عالم کے لئے درس عبرت بنے ہوئے ہیں مسلمان جب کبھی خیر امت کے لقب سے ملقب تھے تو تمام امم سابقہ کے محاسن و فضائل کے آئینہ دار تھے۔ لیکن جب انہوں نے ترقی معکوس کی تو شر امت کے زمرہ میں داخل ہو کر جملہ اقوام سابقہ کے مثالب و معائب کے حامل ہو چکے ہیں۔ خیر و شر امت کی تفسیر تفصیل طلب ہے اور ہمارے موضوع سے خارج۔ آج ہمیں جس چیز کی جانب مسلمانوں کی توجہ مبذول کرانا ہے وہ ان کا جذبہ ہما ہمی اور غلغلہ انگیزی ہے ولولۂ باہمی جدال و قتال ہے۔ مسلمانوں کا ہر بات پر دست و گریباں ہو جانا کچھ مجامع قومی اور مجالس ملی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ آج یہ حالت ہو چکی ہے کہ مسجدیں جو کبھی ان کی روحانی و اخلاقی تعلیم کی درسگاہیں تھیں۔ ان کے تمام سیاسی مذہبی و ملی مصالح کی مراکز تھیں۔ بدقسمتی سے فتنہ و فساد کی آماجگاہیں بن چکی ہیں ان میں جلسے ہوتے تو ہیں مسلمانوں کی اصلاح کی غرض سے مگر نوبت پہنچتی ہے فساد تک ایک جماعت دوسری جماعت پر حملہ آور ہوتی ہے۔ سر پھٹول ہوتا ہے۔ اور پھر لاٹھی چارج ہونے لگتا ہے۔ لیکن مسلمان ہیں کہ اس حقیقت کو نظر انداز کر چکے ہیں کہ

(۱) (عن ابی ھریرہ) قال رسول اللّٰہ صلعم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائھم و اموالھم (رواہ ترمذی و نسائی وزاد بیہقی) و المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللّٰہ والمھاجر من ھجر الخطایا والذنوب۔ مشکوٰۃ

ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے کہ لوگوں کے جان و مال اس سے امن میں رہیں۔ یہ ترمذی کے موافق ہے۔ بیہقی نے اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ مجاہد وہ ہے۔ کہ اپنی ذات سے اللہ کی راہ میں کوشش کرے۔ اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔

(۲) من حمل علینا السلاح فلیس منا و زاد مسلم من غشنا فلیس منا۔ جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں اور صحیح مسلم میں اور یہ زیادہ ہے کہ جو ہمارے ساتھ دغا کرے۔ وہ ہم میں سے نہیں۔

دشنام طرازی پر جو شرعاً حرام ہے جب مسلمان اترتے ہیں۔ تو لکھنؤ کی بھٹیاریوں کو بھی مات کر ڈالتے ہیں۔ اور پھر یہ سب کچھ کہاں ہوتا ہے۔ ان مسجدوں میں جہاں اونچی آواز سے بولنا۔ کھوئی ہوئی چیز کو پکار کر تلاش کرنا۔ بو دار چیزوں (مثلاً لہسن پیاز وغیرہ) کھا کر آنا شرعاً ممنوع ہے۔ آج ان حالات کی اصلاح کا مسلمانوں کو تو کوئی خیال تک نہیں ہوتا لیکن برادران وطن ہیں۔ کہ مسلمانوں کی ان حرکات کی پشت پر خود مسلمانوں کی زبان میں

تازیانۂ عبرت اس طرح رسید کرتے اور
بجا رسید کرتے ہیں کہ سے

باجہ اگر بجے کہیں مسجد کے آس پاس
کہتے ہیں سخت خطرہ میں ہے اس کا احترام
کم ہے مچائیں جتنا بھی ہم اس پہ شور و شر
اسلامیانِ ہند کا غصہ ہے بے زمام
لیکن اگر ہوں خانۂ حق میں ہم آپ جمع
مسجد میں اہلِ دین کا ہو اپنے ازدہام
گالی گلوچ بھی ہمیں اس وقت ہے روا
کچھ ڈر نہیں جو جوتوں کا ہو جائے اہتمام
اس سے نہیں ہے عظمتِ دیں کو کوئی ضرر
دوچند اس سے ہوتا ہے مسجد کا احترام
(ملاپ لاہور)

خاک پاک لاہور کے متعلق جو پنجاب کا دارالحکومت اور اقوام پنجاب کا دارالاخبار ہے۔ ادیب لبیب حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری نے آج سے عرصہ قبل فرمایا تھا کہ سے

لاہور صغر خاغ کحر دو نبہ
شرالبلاد و نیہ شوبھا ئم

یہ خطۂ پنجاب اس بارے میں پیش پیش ہے۔ یہاں کے اثرات دور رس ہیں تمام پنجاب کیا بلکہ تمام ہندوستان یہاں کے حالات سے اثر پذیر ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس یہاں کے باشندے ہیں۔ کہ ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔

پس ہماری ان زعمائے ملت سے جو تمام امور سے خالی الذہن ہو کر خود مسلمانوں کے ٹکٹ پر کونسلوں اور وزارتوں پر قبضہ کرنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ نیز ان علمائے دین و مفتیانِ شرع متین سے جو مجالس قومی میں شمع کا فوری بنکر اپنے حلقہ بگوشوں کے مشام جان کو معطر کیا کرتے ہیں۔ یا جن کو مشاغل تکفیر و تفسیق سے فرصت نہیں۔ مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ ان اندوہناک حالات پر غور فرمائیں جن سے آج مسلمان گزر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی قوم کو ہلاکت کے عمیق ترین غار سے نزدیک کر رہے ہیں۔ اور پھر کوئی ایسی تدبیر ڈھونڈ نکالیں۔ جو ان کی کشتی کو گرداب فنا سے نکال کر ساحل مراد سے ہم آغوش کر دے۔ ورنہ ہم کو بھی یارانِ وطن کے ہمنوا ہو کر کہنا پڑے گا۔ کہ سے

مسلم کی چارہ سازی اگر کی نہ وقت پر
ہوگا یہ ڈوب مرنے کا اپنے لئے مقام
یہ کونسلیں۔ وزارتیں۔ کافر گری کا شغل
کرتے رہیں گے کام مسلمان کا تمام

کونسل میں جاؤ اور وزارت بھی لو مگر
دیکھو نہ ہونے پائے کہیں قوم بے لگام
اپنے ہی گھر کی خیر مناتے رہے اگر
ہر گز نہ ہو سکو گے تم اس طرح نیک نام
(عمر نعمانی)

بیکار نوجوانوں کے لئے ملازمت کا نادر موقع

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۶ء میں "تعلیم یافتہ بیکاروں کے لئے عمدہ موقعہ" کے عنوان سے اعلان کیا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کی طرف احباب نے بہت کم توجہ کی ہے۔ حالانکہ موجودہ بیکاری کے زمانہ میں ضرورت مند احمدی نوجوانوں کی کثرت سے درخواستیں آنی چاہیئے تھیں:۔

جو نوجوان اس سے پیشتر نظارت ہذا میں درخواستیں بھیج چکے ہیں۔ اور جو اب درخواستیں بھیجیں گے۔ ان سب کو چاہیئے کہ ۳ اگست کو یہاں پہونچ جائیں۔ تا ان کا ڈاکٹری معائنہ وغیرہ کروانے کے بعد انہیں منزل مقصود کو روانہ کر دیا جائے۔

اس ملازمت کے لئے یہ شرط ہے کہ امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہو صحت اچھی ہو یعنی مضبوط بدن قد پانچ فٹ چھ انچ عمر اٹھارہ سے پچیس سال کے درمیان ہو اخراجات کے لئے اس بات کا لحاظ چاہیئے کہ ایک طرف کا کرایہ ریل مبلغ ۲۰ روپیہ کے قریب ہے۔ منظور کئے جانے پر ایک ماہ کا خرچ خوراک بھی ساتھ لینا چاہیئے۔ تمام درخواستیں معہ ضروری تصدیقات نظارت ہذا میں آنی چاہئیں:۔ ناظر امور عامہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۹ اگست۔ شہر لکھنؤ کا بہت سا حصہ زیر آب ہے۔ متعدد عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں۔ دریائے راپتی میں شدید طغیانی آگئی ہے۔ اور سینکڑوں دیہات خطرہ میں ہیں۔

لنڈن ۹ اگست۔ صوبہ میڈرڈ کے شمال میں سرکاری فوجوں نے باغیوں پر شدید بمباری شروع کر دی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بمباری سرکاری افواج کی زبردست یلغار کا پیش خیمہ ہے۔ تانجیر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت ہسپانیہ کے حکم کے ماتحت یہاں سے دو جنگی جہاز واپس چلے گئے ہیں۔ جس سے بین الاقوامی حلقوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

میڈرڈ ۹ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ باغیوں کا ایک جہاز جس میں باغی لشکر کے سپاہی اور متعدد تاجر سوار تھے ہسپانوی مراکو کی طرف آرہا تھا۔ سرکاری جہازوں نے اس پر بمباری کر کے سمندر میں ڈبو دیا۔

پٹنہ ۹ اگست۔ دریائے گنگا کی خوفناک طغیانی سے متعدد دیہات میں شدید تباہی رونما ہو رہی ہے۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ تھانہ بارہ کے چھوٹے بڑے گاؤں بالکل زیر آب ہو گئے ہیں اور پانچ اشخاص ڈوب گئے ہیں۔ سیتلا پور کے قریب بھی سینکڑوں دیہات زیر آب ہیں۔ اور سینکڑوں جانیں خطرہ میں ہیں۔

شملہ ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جن گورنروں کے عہدوں کی میعاد آئندہ سال پوری ہونے والی ہے۔ ان میں سے صرف گورنر بہار کے معاملہ پر غور کیا جائیگا اور غالباً ان کے عہدہ کی میعاد بڑھا دی جائے گی۔ صوبہ سرحد کے متعلق خیال ہے کہ سر جارج کننگھم سابق فنانس ممبر صوبہ سرحد کے گورنر ہونگے۔

لنڈن ۹ اگست۔ بارسیلونا سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ سنیور کا میں جن اشخاص نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کی کوشش کی تھی۔ انہیں گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ ان میں ایک امیر البحر بھی ہے۔

پیرس ۹ اگست۔ حکومت فرانس نے ہسپانیہ کے معاملات میں عدم مداخلت کی تجویز متعلقہ حکومتوں میں مشتہر کر دی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہر مسٹر فرانس کی اس تجویز کے متعلق جلد جواب نہیں دے گی۔ فرانس کے سفیر متعینہ روما نے کل وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اسی سلسلہ میں تھی۔

پیرس ۹ اگست۔ کابینہ فرانس کے اجلاس کے بعد گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہسپانیہ کو سامان حرب کی برآمد ممنوع قرار دی جائے۔ ممکن ہے پرائیویٹ کارخانوں کی طرف سے غیر مسلح ہوائی جہاز ہسپانیہ کو مہیا کرنے کا اختیار رد کر دیا جائے۔

لنڈن ۹ اگست۔ سویل میں ایک ملاقات کے دوران میں باغی جرنیل نے اعلان کیا۔ کہ تین چار روز میں ہسپانیہ سے اشتراکیت مفقود ہو جائے گی۔ لزبن سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ میڈرڈ پر حملہ کی امداد کے لئے باغی سویل میں اپنی فضائی طاقت کو منظم کر رہے ہیں۔ باغی جرنیل کا بیان ہے۔ کہ مراکو سے باغیوں کے ۹ ہزار آدمی ہسپانیہ پہنچ گئے ہیں۔ اور میڈرڈ پر حملہ کے لئے بیس ہزار اور پہنچنے والے ہیں

لنڈن ۹ اگست۔ حکومت ہسپانیہ کا دعویٰ ہے کہ سیرا اور گوڈاراما کی لڑائیوں میں باغیوں کے ۳۵۰۰ آدمی مارے گئے ہیں اور گورنمنٹ ساراگوسا کے قریب اس شہر پر قابض ہو گئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہسپانیہ سے دو ہزار برطانوی باشندے ملک سے باہر جا چکے ہیں۔ اور ابھی ایک ہزار باقی ہیں۔ ہسپانیہ کی خانہ جنگی سے جبل الطارق کی بندرگاہ کو خطرہ کے پیش نظر حکومت برطانیہ نے حکومت سپین اور باغی لیڈر فرینکو دونوں کو انتباہ کیا ہے کہ آئندہ جبل الطارق کی بندرگاہ میں لنگر ڈالنے کے لئے ہسپانیہ کا کوئی جہاز نہ بھیجا جائے۔

پیننگ ۹ اگست۔ شمالی چین میں پھر خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ باغی جرنیلوں کے لشکر نے پے بہ پے حملے کئے۔ جس سے سینکڑوں لوگ ہلاک اور مجروح ہوئے لڑائی ابھی تک جاری ہے۔ باغی دیگر اضلاع

پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

لاہور ۸ اگست۔ بازار بیرون دہلی دروازہ کے قریباً ایک سو معزز دکانداروں نے اعلان کیا ہے کہ مجلس احرار مسلمانوں کے درمیان افتراق انگیزی کی مذموم روش کو ترک کر دے۔ ورنہ مسلمان ان کا بائیکاٹ کرنے پر مجبور ہونگے۔ اس قسم کا ایک اعلان اندرون دہلی دروازہ پرانی کوتوالی۔ ڈبی بازار اور کشمیری بازار کے تاجروں نے بھی چند یوم قبل شائع کیا تھا۔

نئی دہلی ۹ اگست۔ کل دہلی میں کانگریسوں کے ایک جلسہ میں دو گھنٹہ تک شور و غل بپا رہا۔ حاضرین نے بھائی پرمانند سے جو تقریر کر رہے تھے۔ مطالبہ کیا۔ کہ وہ اس رویہ کے متعلق معافی مانگیں جو انہوں نے اپنے اخبار میں کانگرسی مستورات پر اخلاقی حملے کرنے کے سلسلہ میں شروع کر رکھا ہے بھائی پرمانند نے معافی مانگنے سے انکار کر دیا۔ اجلاس میں بھائی جی کی مذمت کا ایک رزولیوشن پاس کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اجلاس کے منتشر ہو جانے کی وجہ سے رزولیوشن پاس نہ ہو سکا

شملہ ۹ اگست۔ کونسل آف سٹیٹ کے متعدد ارکان نے ہز ایکسیلینسی وائسرائے سے استدعا کی ہے کہ فیڈریشن کے آغاز تک کونسل کی میعاد میں توسیع کر دی جائے چونکہ اپریل ۱۹۳۷ء سے نئے دستور کا آغاز ہونے والا ہے۔ اور کونسل آف سٹیٹ کے جدید انتخابات کے لئے ہر قسم کی تیاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ اس لئے اس کی میعاد میں توسیع کی زیادہ توقع نہیں۔

کلکتہ ۹ اگست۔ مزدور یونین کے صدر اور دو اور مزدور لیڈروں کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ وہ مزدوروں کے کسی جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ کیونکہ ان میں فساد یا بلوہ کا اندیشہ ہے۔

لائل پور ۹ اگست۔ ڈجکوٹ کے قریب واقع ایک گاؤں سے اطلاع موصول

ہوئی ہے کہ وہاں سکھوں اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ جس میں تین اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

بنارس ۹ اگست۔ بنارس ڈویژن کے کمشنر نے ضلع کے دورہ کے بعد بیان دیا۔ کہ دریائے گومتی میں زبردست سیلاب آیا ہوا ہے۔ دریائے سائی کا پانی بنارس اور جونپور کے پل پر بہہ رہا ہے۔ کشتیوں کے ذریعہ رسل و رسائل کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ جونپور کے گلی کوچوں میں پانی بہہ رہا ہے۔

رنگون ۹ اگست۔ برمی باشندوں نے رنگون یونیورسٹی کا بائیکاٹ کر کے قومی کالج کھولنے کی تجویز کی ہے۔ چنانچہ کل نیشنل کالج آف برما کی رسم افتتاح ادا کی گئی۔

صوفیہ ۹ اگست۔ حکومت بلغاریہ یونان اور یوگوسلاویہ کے درمیان مدت سے ایک معاہدہ کے متعلق گفت و شنید جاری تھی۔ لیکن تازہ صورت حالات کے ماتحت اس گفتگو کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے اور شرائط معاہدہ طے نہیں ہو سکیں۔

جاوا ۹ اگست۔ جزائر شرق الہند کے مسلمان تحریک آزادی کا آغاز کرنے والے ہیں۔ ہالینڈ کی حکومت نے بہت سے اخبارات کو بند کر دیا ہے اور تحریری اور تقریری آزادی سلب کر لی ہے۔ ملک میں قومی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ حکومت ہالینڈ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس تحریک کو سختی سے دبا دی جائے گی۔

بمبئی ۹ اگست۔ ہفتہ مختتمہ ۸ اگست کے دوران میں بمبئی سے ۴۷۸۵۶۱۴ روپیہ کا سونا باہر بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے اس وقت سے ہندوستان سے ۲۷۹۰۹۴۱۲۱۵ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

بیت المقدس ۹ اگست۔ نابلس کے شمال میں عربوں سے برطانی افواج کی جھڑپ ہوئی۔ جس میں تین عرب ہلاک ہوئے۔ اور دو اسیر کر لئے گئے۔ اعراب نے کمین گاہ سے ایک بس پر گولیاں چلائیں۔ جو جنگل سے گذر رہی تھی۔ اس واقعہ کی اطلاع پا کر برطانی فوج کا ایک دستہ فوراً نابلس سے روانہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی